رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر — حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ۱۸

جلد ۲۵	مورخہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۷ فروری ۱۹۳۷ء	نمبر ۳۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ فروری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضورؓ کے پاؤں کے انگوٹھے میں درد ہے۔ اور حرارت بھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

آج سات بجے شام مولوی ابو العطاء صاحب نے بورڈنگ تحریک جدید میں "خلافت کی اہمیت اور اس سے وابستگی" کے موضوع پر تقریر کی۔

۹ بجے شب مدرسہ احمدیہ میں جمعیۃ المتطفین کے ممبران نے عربی زبان میں ایک دلچسپ مناظرہ کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کے خالص دوستوں کی علامتیں

(۴)

"۱۸- خدا تعالےٰ ان کو ضائع نہیں کرتا۔ اور ذلت وخواری کی مار اُن پر نہیں مارتا۔ کیونکہ وُہ اُس کے عزیز۔ اور اُس کے ہاتھ کے پودے ہیں۔ اُن کو اس لئے بلندی سے نہیں گراتا۔ کہ تا ہلاک کرے۔ بلکہ اس لئے گراتا ہے۔ کہ تا اُن کا خارق عادت طور پر بچ جانا دکھا دے۔ اُن کو اس لئے آگ میں دھکا نہیں دیتا۔ تا ان جلا کر خاکستر کر دے۔ بلکہ اس لئے دھکا دیتا ہے۔ تا لوگ دیکھ لیں۔ کہ پہلے تو آگ تھی۔ مگر اب کیسا خوشنما گلزار ہے۔

۱۹- اُن کو موت نہیں دیتا۔ جب تک وُہ کام پُورا نہ ہو جائے۔ جس کے لئے وُہ بھیجے گئے ہیں اور جب تک پاک دلوں میں اُن کی قبولیت نہ پھیل جائے۔ تب تک البتہ سفر آخرت اُن کو پیش نہیں آتا۔

۲۰- ان کے آثارِ خیر باقی رکھے جاتے ہیں اور خدا تعالےٰ کئی پشتوں تک ان کی اولاد اور اُن کے جانی دوستوں کی اولاد پر خاص طور پر نظرِ رحمت رکھتا ہے۔ اور اُن کا نام دُنیا سے نہیں مٹاتا۔

یہ آثار اولیاء الرحمان ہیں۔ اور ہریک قسم اُن میں سے اپنے وقت تک جب ظاہر ہوتی ہے تو بھاری کرامت کی طرح جلوہ دکھاتی ہے۔ مگر اس کا ظاہر کرنا خدا تعالےٰ کے ہی اختیار میں ہوتا ہے۔" (ازالہ اوہام حصہ دوم)

آپ ۱۵ فروری ۱۹۳۷ء تک تحریکِ جدید کی طوعی مالی قربانی میں شامل ہو کر ثواب حاصل کر سکتے ہیں اسکے بعد کوئی وعدہ قبول نہیں کیا جائیگا

نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اے شاہِ عرب سیدِ ابرار تم ہی ہو
خادم بھی تمہارے تو زمانے کے نبی ہیں
مرجھا گئے نبیوں کے لگائے ہوئے پودے
جبریل امیں غاشیہ بردار ہے جسکا
تم مہر منور ہو نبوت کے فلک کے
سردار کتابوں کا ہے قرآن تمہارا
استاد زمانے کے ہیں شاگرد تمہارے
پہونچاؤ گے منزل پہ تم ہی اہلِ جہاں کو
کہتے ہیں بھٹکتے ہوئے ظلمات میں راہی
لولاک کہا حق نے تم ہی کو مرے آقا
بھٹکی ہوئی دنیا کو ضرورت ہے تمہاری
تھی جس کو امیری میں بھی منظور فقیری
ہو رفعتِ اخلاق بشر کے تم ہی مظہر
تم رحمت و رافت کی ہو تصویرِ مجسم
لاکھوں کے مقابل تھا کھڑا جو تنِ تنہا
جو شرق و مغرب کی تمیزوں سے ہے بالا
دنیا کے اچھوتوں کو مقدس جو بنا دے
دشمن نے ستایا بھی وطن سے بھی نکالا
جب حد سے گزر جائے مظالم کی روش تو

آقا! مرے مولا۔ مری سرکار تم ہی ہو
اے اصلِ علیٰ۔ نخلِ ثمردار تم ہی ہو
ہے جس کا ہرا آج بھی گلزار تم ہی ہو
وہ مطلبی۔ ہاشمی۔ سردار تم ہی ہو
اقصائے دو عالم میں ضیا بار تم ہی ہو
اے فخرِ رسل نبیوں کے سردار تم ہی ہو
امّی ہو مگر واقفِ اسرار تم ہی ہو
مکی۔ مدنی! قافلہ سالار تم ہی ہو
اے نورِ قدس! مشعلہ بردار تم ہی ہو
حلقہ ہے جہاں۔ مرکزِ پرکار تم ہی ہو
ہاں راہبرِ منزلِ دلدار تم ہی ہو
وہ ہر دو جہانوں کے جہاندار تم ہی ہو
حق یہ ہے نبوت کے سزاوار تم ہی ہو
گم گشتہ نصیبوں کے مددگار تم ہی ہو
وہ داعیٔ حق مردِ جگردار تم ہی ہو
اس دنیا میں وہ ابرِ گہربار تم ہی ہو
اے پاکوں کے سردار وہ سرکار تم ہی ہو
پھر بھی جو دعاگو تھا وہ صبار تم ہی ہو
حق کے لئے جاں دینے کو تیار تم ہی ہو

تسنیم کی محشر میں تم ہی پر ہیں نگاہیں
امت کے گنہگاروں کے غمخوار تم ہی ہو

بیرسٹر تسنیم

مقدمہ قبرستان کی سماعت

بٹالہ ۵ فروری ۱۹۳۷ء۔ آج پھر مقدمہ مندرجہ عنوان کی سماعت ہوئی۔ جملہ ملزمین معہ اپنے معزز وکلا جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر گورداسپور اور جناب شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر بٹالہ موجود تھے۔ گیارہ بجے کارروائی شروع ہوئی۔ صرف مسٹر ڈزنی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی شہادت ہوئی۔ اور ان کی شہادت کے بعد سماعت کل پر ملتوی ہو گئی۔ مسٹر ڈزنی نے حسب ذیل بیان دیا۔

بیان مسٹر ڈزنی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور

جون ۱۹۳۶ء میں میں سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ساتھ وقوعہ کے روز یا اس سے اگلے روز قادیان گیا تھا۔ ہم بارہ اور ایک بجے کے مابین وہاں پہونچے تھے اور پانچ بجے واپس ہو گئے تھے۔ اس دوران میں ہم دونوں اکٹھے ہی رہے تھے خان صاحب مولوی فرزند علی ہمارے پاس پولیس سٹیشن میں جہاں ہم ٹھہرے ہوئے تھے آئے۔ اور انہوں نے سپرنٹنڈنٹ پولیس سے گفتگو کی۔ جو میں نے سنی تھی مجھے یاد ہے کہ ملزم عبد الرحمٰن جٹ بھی خانصاحب کے آنے سے قبل وہاں آیا تھا۔ اور اس نے بھی سپرنٹنڈنٹ سے گفتگو کی تھی۔ جو مجھے یاد نہیں۔ اس روز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور میں نہیں تھا۔ اور میں چونکہ سب سے سینئر افسر تھا۔ اس لئے وہاں گیا تھا۔ میرے جانے کا مقصد یہ تھا۔ کہ کوئی مزید بدامنی پیدا نہ ہو۔ خانصاحب مولوی فرزند علی نے اپنی گفتگو میں اس واقعہ کے متعلق بھی سپرنٹنڈنٹ سے بات چیت کی تھی۔

اخبار احمدیہ

شکریہ جن احباب نے میرے لڑکے عبد الرشید کی وفات پر مجھے تعزیت کے خطوط لکھے ہیں۔ ان کے فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اس لئے بذریعہ اخبار شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ خاکسار فضل داد ٹیچر قادیان

درخواست ہائے دعا فضل الٰہی خانصاحب تمونڈی موسیٰ خان کا لڑکا فضل باری اور بھتیجا مشتاق احمد کی امتحان میں کامیابی کے لئے فتح محمد صاحب شرما کراچی کی مقدمہ سے مخلصی کے لئے منشی جان محمد صاحب پوسٹ مین قادیان کی اہلیہ کی صحت کے لئے احمد خان صاحب کندیاں کی اہلیہ صاحبہ کی صحت کے لئے ملک نذر حسین صاحب بمبئی کے بھائی بشیر احمد صاحب کی صحت کے لئے حسین بخش صاحب پٹواری ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بھائی منشی اللہ دین صاحب کی مقدمہ میں بریت کے لئے ملک محبیب حسن صاحب قادیان کی والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے عنایت اللہ خان صاحب دھوری ریاست پٹیالہ کی ہمشیرہ کی صحت کے لئے بدر الدین صاحب فیض اللہ چک کی صحت کے لئے غلام حسین صاحب موہلنکی کی دینی و دنیوی مقاصد میں کامیابی کے لئے احباب دعا کریں۔

میرے خسر میاں رکن دین صاحب جو چند دنوں سے قادیان میں مقیم ہیں سخت بیمار اور کمزور ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار رفیق احمد کاتب الفضل

اعلان نکاح میرے لڑکے مسمی محمد صدیق کا نکاح ہاجرہ بیگم بنت محمد حیات خان صاحب ملتان کے ساتھ بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۹ دسمبر ۱۹۳۶ء کو پڑھا احباب دعا کریں یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ خاکسار محمد عثمان سیکرٹری انجمن احمدیہ ڈیرہ غازی خاں

ولادت سید احمد علی صاحب مولوی فاضل کے ہاں ۲۳ جنوری کو لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشیدہ بانو نام تجویز فرمایا۔

دعائے مغفرت مولوی عبد الواحد صاحب دوکاندار قادیان کے والد شیخ عبد اللہ صاحب ہزاروی ۲-۳ فروری کی درمیانی شب وفات پا گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

مسٹر مظہر علی جنرل سکرٹری احرار کیوں خاموش ہیں؟

اپنے شائع شدہ خطوط کو جعلی ثابت کریں یا اپنے جرم کا اقرار کریں

مسٹر مظہر علی جنرل سکرٹری مجلس احرار کے ہاتھ کے لکھے ہوئے وہ خطوط جن میں احرار کی قوم و ملت سے غداری کا ثبوت موجود ہے۔ ابھی پبلک میں نہیں آئے تھے۔ کہ بمصداق چور کی ڈاڑھی میں تنکا، مسٹر موصوف نے اعلان کر دیا۔ کہ ان کے نام سے کچھ خطوط شائع ہونے والے ہیں۔ ان کو کوئی وقعت نہ دی جائے۔ اور جعلی قرار دے کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جائے۔ لیکن جب پہلے خط کا عکس اشتہارات اور اخبارات میں چھپا۔ اور ہر طرف سے احرار کے خلاف لعنت و ملامت کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا تو مسٹر مظہر علی نے بذریعہ تار خط شائع کرنے والے شخص کو نوٹس دیا۔ کہ اس خط کے جعلی ہونے کا فوراً اعلان کرو اور معافی مانگو۔ ورنہ قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔ اس کا جواب انہیں اسی وقت مل گیا۔ کہ خط کے جعلی ہونے کا اعلان کرنے کے کیا معنی۔ جب کہ وہ یقینی طور پر آپ ہی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ ہاں اگر شدت اضطراب سے آپ کا حافظہ اس خط کو اصلی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو پھر اپنی یاد تازہ کرنے کے لئے جو طریق بھی بتائیں۔ اس پر عمل کیا جائے گا۔

یہ معقول جواب پاکر مسٹر مظہر علی نے خاموشی اختیار کر لی۔ البتہ اخبار "احسان" نے ان کا نفس ناطقہ بن کر ایک اور اعلان کر دیا۔ جو یہ تھا "معلوم ہوا ہے۔ مولانا مظہر علی اظہر جنرل سکرٹری مجلس احرار اسلام ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ چونکہ اخبار انقلاب اور اخبار زمیندار نے مولانا مظہر علی صاحب اظہر کی جعلی چٹھیوں کو شائع کر کے احرار کی مخالف پارٹیوں کو فائدہ پہنچایا ہے۔ اور مجلس احرار۔ اور مولانا صاحب کی شہرت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے مولانا غلام رسول اور مولانا عبدالمجید صاحب سالک مدیران انقلاب اور مولانا ظفر علیخاں مدیر زمیندار پر عنقریب مقدمہ دائر کر دیا جائے گا۔ تاکہ وہ مولانا مظہر علی کی چٹھیوں کو عدالت میں درست ثابت کریں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ مولانا مظہر علی صاحب اظہر جناب میرزا بشیر الدین محمود احمد اور کپتان سر سکندر حیات خان لیڈر اتحاد پارٹی کو بھی اس سلسلہ میں عدالت میں بلوائیں گے"۔

اس اعلان کا بھی "انقلاب" نے بڑی خوشی سے خیر مقدم کیا۔ مگر ابھی تک معلوم نہیں ہوا مسٹر مظہر علی کیوں خاموش بیٹھے ہیں۔ اور کیوں خطوط کو جعلی ثابت کرنے کے لئے کوئی کارروائی نہیں کر رہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے خط نے ان کی کمر توڑ کر رکھدی ہے۔ اور انہیں معلوم ہو گیا ہے۔ کہ اب خطوط کے جعلی ہونے کا عذر نہ صرف کارگر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ عذر گناہ بدتر از گناہ بن رہا ہے۔ اس صورت میں شرافت۔ اور انسانیت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ وہ بغیر کسی حیل و حجت کے تسلیم کر لیں۔ کہ وہ خطوط جن کا عکس اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ اگرچہ انہوں نے خود لکھے۔ لیکن اب وہ ان کی وجہ سے سخت ندامت اور شرمندگی محسوس کرتے ہوئے معافی کے خواستگار ہیں۔ اس طرح ممکن ہے ان کا جرم کچھ ہلکا ہو جائے۔ اور وہ مسلمانوں کی انتہائی نفرت اور حقارت کے مورد بننے سے بچ سکیں۔ ورنہ اور کوئی صورت نہیں ہے۔ ہر وہ شخص جس کو مسٹر مظہر علی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کوئی تحریر دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ اقرار کر رہا ہے۔ کہ یہ خطوط انہی کے قلم کے لکھے ہوئے ہیں۔ اور یہ کہنا کہ جعلی طور پر اس قسم کی تحریر بنالی گئی ہے۔ سراسر بے ہودگی ہے کسی کے دستخط بنا کر علے الاعلان اس کی طرف منسوب کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ کجا یہ کہ صفحوں کے صفحے جعلی بنا لئے جائیں۔ اور دستخطوں سمیت پبلک میں پیش کر دیئے جائیں۔

پس یہ حقیقت ہے۔ ناقابل انکار حقیقت کہ شائع شدہ خطوط مسٹر مظہر علی کے ہی ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ اور اس کی تائید ان خطوط کے مطالب سے بھی ہو رہی ہے۔

اب اگر مسٹر مظہر علی نہ تو ان خطوط کو جعلی ثابت کر سکیں۔ اور نہ اپنی غداری اور ملت فروشی کا اقرار کرتے ہوئے معافی خواہ ہوں۔ تو پھر سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان کا ضمیر بڑے سے بڑے قومی جرم پر بھی ندامت اور شرمندگی کے احساسات سے بالکل خالی ہو چکا ہے۔ اور وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو کچھ بھی کر گذریں تھوڑا ہے۔ اور جب ان لوگوں کی حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ تو نہ صرف ان سے کلیتہً اجتناب کرنا چاہیئے۔ بلکہ طے کر لینا چاہیئے۔ کہ کسی اسلامی معاملہ میں ان کو دخل دینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور ان کی کسی بات کو قابل اعتنا نہیں سمجھا جائے گا۔

اڑیسہ اسمبلی میں کانگرس پارٹی کی اکثریت

صوبہ اڑیسہ میں کانگرس اپنے اثر و نفوذ کے باعث اڑیسہ لیجسلیٹو اسمبلی کی کل ساٹھ نشستوں میں سے ۳۶ پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اڑیسہ میں جدید آئین کے ماتحت قائم ہونے والی اسمبلی میں کانگرس پارٹی اکثریت کی پارٹی ہو گی۔ اور وزارت مرتب کرنے کا کام اس پارٹی کے سپرد کیا جائیگا۔ چونکہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے وزارت کے ردّ و قبول کے سوال کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اڑیسہ میں کانگرس پارٹی کونسا رویہ اختیار کرے گی۔ لیکن اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ اگر کانگرس پارٹی نے وزارت مرتب کرنے سے انکار کر دیا۔ اور تعمیری کام کرنے کی بجائے تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہو گئی۔ تو اس کی یہ روش صوبہ اور ملک کے مجموعی مفاد کیلئے سخت مضرت رساں ہو گی۔ اس لئے صوبہ کے مجموعی مفاد کے پیش نظر بہتر صورت یہی ہے۔ کہ وہ اپنی اکثریت کی بنا پر وزارت مرتب کر کے صوبہ کی اقتصادی ترقی کی تجاویز پر عمل پیرا ہو۔ کیونکہ بصورت دیگر وہ صرف صوبہ کے بہترین مفاد کو نقصان پہنچانے کا

موجودہ زمانہ میں نبی کی ضرورت

مسلمانوں کی حالت حد درجہ قابلِ رحم ہے۔ ایک طرف اگر حاملانِ دین وارا کین شرعِ متین کے حالات ناگفتہ بہ ہیں۔ تو دوسری جانب مغرب کی زہریلی ہوا نے تو تعلیم یافتہ لوگوں کے دماغوں کو ماؤف کر دیا ہے۔ باوجود اس کے کہا جاتا ہے کہ اب کسی روحانی راہنما کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ ان کی اپنی حالت ہی زبانِ حال سے ہادی کی ضرورت کو پکار پکار کر اقرار کر رہی ہے۔ اور ان کے زبانی دعوؤں کی تردید کر رہی ہے۔

بے شک یہ تو صحیح ہے۔ کہ قرآن مجید کامل کتاب ہے۔ خدا کا دین اسلام کامل ہو گیا ہے۔ مگر باوجود اس کے دنیا روحانی راہنما سے مستغنی نہیں۔ قرآن مجید پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے سنت اللہ اسی طرح واقع ہوئی ہے کہ خدا تعالےٰ ایک شریعت بھیجکر پھر اس کی تائید میں انبیاء بھیجتا ہے۔ جو نئی کتاب اور نئے دین کے حامل نہیں ہوتے۔ بلکہ اسی شریعت پر لوگوں کو چلاتے ہیں۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی کتاب کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ تماماً علی الذی احسن و تفصیلاً لکل شیءٍ یعنے حضرت موسےٰ علیہ السلام کی کتاب ایک مکمل اور مفصل کتاب تھی اور ہر ضروری چیز کی اس میں تفصیل تھی پھر فرماتا ہے۔ ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماماً ورحمۃ یعنے قرآن مجید سے پہلے حضرت موسےٰ علیہ السلام ہی کی کتاب رہنمائی کرتی تھی۔ دوسری جگہ فرمایا۔ ولقد اٰتینا موسی الکتٰب وقفینا من بعدہ بالرسل۔ یعنے ہم نے موسےٰ علیہ السلام کو کتاب عطا کی۔ اور اس کی پیروی میں رسول بھیجے پھر فرماتا ہے۔ کہ انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدًی ونور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا یعنے ہم نے تورات اتاری۔ اس کے ساتھ وہ انبیاء جو اس کے ماتحت تھے فیصلہ کیا کرتے تھے۔ یہ آیات قرآنی بتاتی ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو ایک کامل کتاب عطا کی۔ اس کے بعد کئی انبیاء گزرے جو اسی شریعت پر چلنے والے تھے۔ کسی نئی کتاب کے حامل نہ تھے۔

پس جبکہ اپنے زمانہ کے لئے مکمل اور مفصل کتاب کے بعد سلسلۂ نبوت جاری رہتا ہے۔ تو پھر قرآن مجید کا کامل ہونا کیونکر آئندہ نبوت کے جاری رہنے میں مانع ہو سکتا ہے۔ مزید برآں جب یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ شریعت کی کتاب لانا نبوت کی شرط نہیں۔ تو اس کا کامل ہونا آئندہ نبوت کے اجرا یا انقطاع پر کس طرح اثر انداز ہو سکتا ہے۔

دراصل لوگوں کو مغالطہ نبوت کی حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے لگا ہے۔ خدا تعالےٰ نبوت کی علت غائی اس طرح بیان کرتا ہے۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت۔ کہ ہم نے انبیاء دنیا میں اس لئے بھیجے۔ کہ لوگوں کو خدا کی عبادت کی طرف توجہ دلائیں اور غیر اللہ کی طرف جانے سے روکیں یعنے انسانی پیدائش کی غرض کی طرف لائیں۔ اور ان راستوں سے ان کو بچائیں جو اس مقصد سے دور لے جانے والے ہوں۔ خدا تعالےٰ کی عبادت اس کی ذات اور اس کی صفات کے متعلق صرف علم نہیں۔ بلکہ نور یقین چاہتی ہے معمولی یقین نہیں بلکہ کامل یقین۔ اس لئے خدا تعالےٰ انبیاء کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین۔ وہ خدا اور اس کی صفات کا علم صرف دلائل سے نہیں دیتے۔ بلکہ مشاہدات اور واقعات کے رنگ میں کبھی خدا کی ان صفات کا ثبوت پیش کرتے ہیں جس کے ذریعہ مومن بشارتوں کا وارث ہو سکتا ہے۔ کبھی وہ انذاری نشان دکھلا کر شیطانی راہوں کے بدانجام سے ڈراتے ہیں دنیا ان تبشیری اور انذاری نشانوں کا خود مشاہدہ کرتی ہے۔ ان کا خدا گویا ان کے سامنے عریاں ہو جاتا ہے ان کے دل اس وقت نور یقیں سے بھر جاتے ہیں۔ اس وقت ہاں صرف اسی وقت ان کی روح صحیح طور پر آستانۂ الوہیت پر جھکتی ہے۔ اور اپنی پیدائش کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے ایک تڑپ معمولی تڑپ نہیں۔ بلکہ حقیقی تڑپ پاتی ہے۔

دنیا کی حالت یکساں نہیں رہتی۔ جب وہ پھر اس حقیقت سے دور ہو جاتی ہے۔ اور لوگوں کے دل وہ کیفیت محسوس نہیں کرتے۔ ان میں وہ تڑپ وہ جوش جو خدائی نشانات اور اس کی صفات کا ظہور واقعات کے پیرایہ میں دیکھ کر پیدا ہوتا ہے مفقود ہو جاتا ہے۔ ان کے دلوں میں سختی اور قساوت آ جاتی ہے۔ وہ قرآنی اصطلاح میں سراسر ضلالت اور گمراہی کا زمانہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے فویلٌ للقسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ اولٰئک فی ضلالٍ مبین۔ کہ ان لوگوں کے لئے برا ہے جن کے دل خدا کی یاد۔ اس کی عبادت کے متعلق سخت ہو گئے ہیں۔ یعنی وہ اپنی پیدائش کی علت غائی کو بھول بیٹھے پس وہ تو کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں جب یہ گمراہی یہ ضلالت پھیل جاتی ہے۔ اس وقت خدا تعالےٰ پھر اپنے فعل کا اعادہ کرتا ہے۔ اپنا ایک بندہ بشیر و نذیر بنا کر بھیجتا ہے۔ جو پھر معرفت کے دریا جاری کر دیتا ہے۔ اور لوگوں کو تازہ نشانات تبشیری اور انذاری دکھلا کر خوشی اور خوف کی کیفیات پیدا کر کے حق کی طرف لاتا ہے۔ زندہ خدا پر زندہ ایمان از سر نو پیدا کر دیتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے ولقد ضل قبلھم اکثر الاولین ولقد ارسلنا فیھم منذرین یعنے جب لوگوں کی کثرت ضلالت اور گمراہی کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ اس وقت ہم نذیر بھیجتے ہیں۔

اگر بنظر غائر انسانی فطرت کا مطالعہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ وقت کے ساتھ بگڑتی اور بنتی رہتی ہے۔ آج اگر کسی کا نہائت ہی عزیز اسے داغ مفارقت دے جائے تو اس کے لئے جینا دوبھر ہو جاتا ہے غم سے کلیجہ مونہہ کو آتا ہے۔ لیکن وقت کی رفتار کے ساتھ اس کیفیت سوز و غم میں کمی ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ کچھ عرصہ کے بعد ایک ایسا زمانہ آ جاتا ہے۔ کہ وہ کیفیت ہی نہیں رہتی۔ بلکہ اس کا ایک دھندلا سا نقش یا یاد دل میں رہ جاتی ہے جو بالکل غیر مؤثر ہوتی ہے۔ یہی حال روحانیت کا ہے۔ وہ کیفیت جو ایک نبی کے وقت میں پیدا ہوتی ہے اور وہ غرض جو وہ لے کر آتا ہے۔ امتداد زمانہ سے وہ کالعدم ہو جاتی ہے۔ اور چونکہ انسان اپنی فطرت سے مجبور ہے۔ اسی لئے خدا نے یہ سامان اپنی رحمت سے کر دیا۔ کہ اس فطرتی کمزوری کے پیش نظر اس نے انبیاء کا سلسلہ جاری کر دیا۔ تا وہ اپنی مخصوص خداداد استعدادوں اور کمالات سے پہلی سی کیفیت پیدا کر دیں۔ حضرت رب العالمین نے اس انسانی فطرت کا نقشہ کیا ہی عجیب کھینچا ہے۔ اور ساتھ ہی اس فطری کمزوری کا علاج بھی بتا دیا۔ فرمایا۔ الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ وما نزل من الحق ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتٰب من قبل فطال علیھم الامد فقست قلوبھم۔ وکثیر منھم فاسقون۔ اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا۔ (حدید)

یعنی لوگوں پر کیا ابھی تک وُہ وقت نہیں آیا۔ کہ وُہ خدا اور جو کچھ اس نے اُتارا ہے۔ اس کے لئے خشیت پیدا کریں۔ اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جائیں۔ جن کو پہلے اس سے کتاب دی گئی۔ پھر اُن پر جب ایک زمانہ گزر گیا۔ تو ان کے دل سخت ہو گئے۔ یعنی پھر ضلالت اور گمراہی میں مبتلا ہو گئے۔ پس جان لو۔ کہ وُہ مُردہ ہو گئے۔ ان میں زندگی نہیں رہی خدا پھر ان کو زندہ کرے گا۔ اور ان کے دلوں میں پہلی سی کیفیت بذریعہ اس نبی کے پیدا کر دے گا۔

اس آیت کریمہ کا مطلب بالکل صاف ہے۔ کہ فطرتی تقاضا کے ماتحت جب کسی قوم پر زمانہ دراز گزر جائے۔ تو اس قوم کی حالت ایسی ہو جاتی ہے جو ضرورت نبوت کی متمنی ہوتی ہے۔ اور ضرورت ہوتی ہے۔ کہ خدا اس مردہ کو زندہ کرے۔ پھر احساس ہوتا ہے۔ کہ کوئی اس تشنگی کو دور کرے۔ پھر زندہ خدا کو عریاں دیکھنے کی خواہش دنیا زبانِ حال سے کر رہی ہوتی ہے پھر ان نشانات کی۔ خدا کی قدرت کے جلووں کی مشاہدات و واقعات کے رنگ میں صہبائے معرفت کی پیاس محسوس ہوتی ہے۔ اس وقت عین اس وقت خدا کا نبی آتا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ نبوت کی علتِ غائی آج بھی متقضی ہے۔ کہ خداتعالیٰ اپنا کوئی پیارا بھیجے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آج تیرہ سو سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ دنیا فطال علیھم الامد فقست قلوبھم کی صحیح معنوں میں مصداق بن رہی ہے۔ Professor ۔۔ games دنیا کی موجودہ مذہبی حالت کے متعلق لکھتا ہے۔ As the belief in miracles and Special Answers to Prayers and interference of Supernatural within the natural has gradually disappeared almost.

یعنے معجزات دعاؤں کی اجابت اور فوق القدرت طاقت کی قدرت میں مداخلت یعنی خدا کا دنیا میں دخل اکے متعلق ایمان تقریباً بالکل غائب ہو چکا ہے۔

کیا یہ وہی حالت نہیں جس کو خداتعالےٰ نے قسیت قلوبھم عن ذکر اللہ قرار دیا۔ کیا یہی وہ حالت نہیں جو سراسر گمراہی ہے۔ کیا معجزات۔ استجابت دعا اور الہٰی تصرفات کا انکار اس وجہ سے نہیں۔ کہ ان کے مشاہدات بوجہ عرصہ طویل گزرنے کے آج قصوں کا رنگ پکڑ چکے ہیں۔ ان حالات میں یہ کہنا کہ کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ خداتعالےٰ سے بھی تمسخر اور استہزا نہیں تو اور کیا ہے۔ انہی حالات میں اور انہی اغراض کے لئے خدا نبی بھیجتا ہے۔ پھر آج وہ کیوں اپنی سنت کو بدل دے گا۔

خاکسار۔ محمد عمر احمدی بی۔ ایس سی مبارک منزل لاہور

نظارت بیت المال کی طرف سے احباب جماعت کی خدمت میں چند سوالات

کیا آپ نے الفضل مجریہ ۸ دسمبر ۱۹۳۶ء میں شائع شدہ تحریک بعنوان "مالی مشکلات کے حل کے لئے نئی تجاویز" کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اسکی تکمیل میں (ا) تحریک قرضہ ایک لاکھ میں حصہ لیا ہے؟ (اس میں ایک سو اور اس سے اوپر سینکڑوں میں رقمیں قبول کی جاتی ہیں۔ (ب) اپنا کوئی روپیہ جو خاص اغراض مثلاً تعمیر مکان یا بیاہ شادی یا تعلیم بچگان کے لئے جمع ہو۔ بطور امانت ذاتی خزانہ صدر انجمن میں داخل کرایا ہے۔ (ج) اپنے حصہ آمد میں چندہ عام میں اضافہ کیا ہے! (یہ اضافہ کس تاریخ سے ہے۔ اور اسکی وجہ سے کس قدر اضافہ آپ کے چندہ ماہوار میں ہوا ہے!) (د) موصیوں کے لئے۔ اپنی زندگی میں حصہ جائداد ادا کرنے کی کوشش کی ہے؟ (ز) کیا ریزرو فنڈ کے لئے چندہ جمع کرنے کا عزم کر کے جو رقم وصول کرنے کی آپ امید رکھتے ہیں۔ اس سے نظارت بیت المال کو مطلع کیا ہے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

سکولوں کے آنریری مدرسین کی حق تلفی

یہ قاعدہ چلا آتا ہے۔ کہ پنجاب کے منظور شدہ سکولوں کے تمام مدرسین پرائیویٹ طور پر ایف۔ اے اور بی۔ اے کے امتحانات دے سکتے تھے۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آئیندہ سے محکمہ تعلیم پنجاب نے اس رعائت کو صرف باتنخواہ مدرسین تک محدود کر دیا ہے۔ اور ان مدرسین کو جو آنریری طور پر کام کرتے ہیں اس سے محروم کر دیا گیا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے اس نئے قاعدہ پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ایک دوست نے ۵ فروری کے الفضل میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اور اپنی تائید میں سب سے بڑی دلیل یہ پیش کی ہے۔ کہ آنریری مدرسین بچوں کو چونکہ پوری دلچسپی اور پوری توجہ کے ساتھ نہیں پڑھا سکتے۔ اس لئے ان کو پڑھانے کا موقعہ نہیں ملنا چاہیئے۔ میرے خیال میں ان کی یہ دلیل عدم واقفیت کا نتیجہ ہے۔ جہاں تک ذوق تدریس کا تعلق ہے۔ یہ صحیح ہے کہ آنریری مدرسین اس سرگرمی محنت اور شوق سے طلباء کو نہیں پڑھا سکتے۔ جس شوق اور محنت سے تنخواہ دار مدرسین پڑھاتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مدارس پنجاب کے کتنے ہیڈ ماسٹر ایسے ہیں جو بچوں کی تعلیم و تربیت کا کام آنریری مدرسین کے سپرد کر دیتے ہیں۔ میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان میں سے ایک فیصدی بھی ایسے نہیں۔ جو بچوں کی تعلیم کو آنریری مدرسین کے سپرد کر دینے کے لئے تیار ہوں۔ آنریری مدرسین سے عموماً دفتری کام لیا جاتا ہے۔ یا زیادہ سے زیادہ انہیں تنخواہ دار مدرسین کی چند روزہ رخصت کے دوران میں کلاسیں لینے کے لئے مقرر کر دیا جاتا ہے۔ جہاں ان کا کام پڑھانا نہیں بلکہ طلباء کو شور و شغب سے روکنا ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ ان سے کوئی کام نہیں لیا جاتا۔ پنجاب میں شائد ہی کوئی سکول ایسا ہو۔ جہاں ایسے مدرسین کو محض ایف۔ اے یا بی۔ اے کا امتحان دینے کی غرض سے عارضی طور پر سکول سٹاف میں شامل ہوئے ہوں۔ باقاعدہ کلاسیں پڑھانے کی اجازت دی جاتی ہو۔ پس اس بنا پر پنجاب یونیورسٹی کے اس مسلک کی تائید کرنا صحیح نہیں۔ کہ اس سے طلباء عارضی طور پر کام کرنے والے اساتذہ کا تختۂ مشق بننے سے بچ جائینگے کیونکہ جب طلباء کو ان کا "تختۂ مشق" بننے کی پہلے ہی اجازت نہیں دی جاتی۔ تو بچانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مگر اس سے وہ غریب نادار۔ مگر ترقی علم کا شوق رکھنے والے نوجوان ایک جائز رعائت سے محروم ہو جائیں گے۔ جو کسی صورت میں بھی مناسب نہیں۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد بیشتر ذہین اور ہونہار طلباء ایسے ہوتے ہیں جو کالجوں میں داخل ہو کر مزید تعلیم کے اخراجات برداشت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کے لئے صرف ایک ہی راستہ کھلا ہے۔ اب اگر یونیورسٹی نے نئے قواعد کی رو سے اسے بند کر دیا ہے۔ تو اس طرح نہ صرف غریب طبقہ کے شائقین تحصیل علم کی سہولتوں کو روک کر ان کی حق تلفی کی گئی ہے۔ بلکہ تعلیم کی ترقی کے مقصد کو جو یونیورسٹی کا سب سے بڑا نصب العین ہونا چاہیئے سخت نقصان پہونچایا گیا ہے۔

ایک حق پسند

امریکہ میں خوفناک سیلاب

کیرو ۴ فروری۔ دریائے مسس پی کا پانی آج صبح پھر زیادہ ہوتا گیا۔ اور اب پانی کی بلندی ۵۹ فٹ کے قریب یعنی بند سے ایک انچ کا کچھ حصہ نیچے ہے۔ کل تقریباً سات گھنٹے تک پانی کی مقدار میں

واقعاتِ عالم پر نظر

(۱) مجالسِ واضع قوانین کے انتخابات

(۲) یورپ کی موجودہ حالت (۳) ریاستوں میں اصلاحات

(الفضل کے مخصوص سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

(۱)

یوں تو انتخابات ہر جمہوریت پسند ملک میں ایک ہنگامی جدوجہد و کشمکش پیدا کرتے۔ اور پورے ملک کی توجہ کے جاذب ہوتے ہیں۔ اور اخراجات غیر معمولی کا اس موقعہ پر ہو جانا بھی ایسا عام ہے۔ کہ تجربہ کے بعد بعض امیدوار تو انتخاب کے نام سے ہی گھبراتے ہیں۔ مگر ہندوستان بالخصوص پنجاب اسمبلی کے تازہ انتخابات نے جو طوفان بے تمیزی پیدا کیا۔ وہ احرار کے وجود نامسعود کے باعث پانچ دریاؤں کی تاریخی سرزمین کے لئے موجب ننگ و شرم ہے۔ روپیہ کا بے دریغ صرف لاریوں و موٹر کاروں کا شب و روز دوڑنا۔ نتیجۃً لوگوں کی رائے خریدنا رائے دہندگان کا نفاق سے کام لے کر ہر ایک سے وعدہ کر لینا۔ اور باہر کے موافق کا اندر جا کر مخالف اور مخالف کا موافق بن جانا وغیرہ تو ایسے امور ہیں جن سے احراری غیر احراری ہر فریق کو حصہ ملا ہے۔ لیکن بازاری عورتوں سے مسلمان عورتوں میں اور غنڈوں سے مسلمان شرفا میں کام لے کر معمولی اخلاق و سنجیدگی سے گری ہوئی رذیل حرکات کا ارتکاب پنجاب کے راون کی سینا کے حصہ میں آیا ہے۔ لاریوں پر حملے مکانوں پر دھاوے۔ موٹروں کے ٹائر کاٹ دینا۔ ڈرائیوروں کو گانٹھ کر مد مقابل کو شکست پہونچانا۔ بے وجہ اعتراضات سے وقت ضائع کرنا۔ اور غنڈوں سے فحش کلامی کرانا۔ اور ننگے ناچ کرا کر اپنی ذہنیت ذوق خباستیں کا ثبوت دینا مجلس احرار ہی کی شان کے شایاں ہے۔ اور اسی کا طرۂ امتیاز ہے۔

ملک کا پہلا عام تجربہ کیا بلحاظ کثیر اخراجات اور کیا بلحاظ بد اخلاقی و منافقت تلخ ہے۔ اس میں سخت اصلاح کی ضرورت ہے۔ انتخابات کے موقعہ پر ہنسی مذاق تو ہوتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کے واقعہ سے ظاہر ہے:-

مسٹر لائڈ جارج کو ایک عورت نے مخاطب کر کے ایک انتخابی تحریک کے مجمع میں کہا۔ "اگر میں تمہاری بیوی ہوتی تو تم کو زہر دے دیتی" اس پر سال خوردہ تجربہ کار سابق وزیر اعظم انگلستان قائد جماعت لبرل نے مسکرا کر جواب دیا "بیگم! اگر تم میری بیوی ہوتیں۔ تو میں ضرور زہر کھا لیتا"۔

جس قوم کی حکومت سے ہندوستان آزادی کا خواہاں ہے وہ اس سے سبق سیکھے۔ اور آئندہ احرار کی شرارتوں اور بعض کانگرسیوں کی قابلِ شرم حرکات سے جنہوں نے پنڈت جواہر لال پر جوتہ پھینکا ان کے ہوائی جہاز کے بازوؤں کو نقصان پہونچایا۔ احتراز کرے۔ اور ان سب سے بڑھ کر ملک کی دولت کا بے جا مصرف ایسے طریقِ انتخابات سوچ کر روک دے۔ کہ جن میں مقابلے کم ہو جائیں۔ اور باہمی نقیض رونما نہ ہو۔ اور اثاثۃ البیت فروخت یا دوکانیں اور مکانات رہن رکھ کر مقابلہ کرنے کی مذموم حرکات کا اعادہ نہ ہو۔

(۲)

یوروپ اپنی موت کی گھڑیاں ملتوی کرتا جا رہا ہے۔ اٹلی و جرمن کی عملی جارحانہ اور قولی مصالحانہ حکمت عملیاں جاری ہیں۔ انگلستان و فرانس سامانِ حرب فراہم کرنے تیاریاں مکمل کرتے جانے۔ اور نامہ و پیام سے وقت گزارنے میں مصروف ہیں۔ روس اپنے ان حلفار کی سست گامی پر شاکی ہے ایک دن مسٹر ایڈن وزیر خارجہ انگلستان سب سے دوستی کا اظہار کسی کو بیچارا اور کسی کو دھتکار بتاتے ہیں۔ دوسرے دن ہٹلر صاحب قائد اعظم جرمنی روس کو بدکار فرانس سے دشمنی کا انکار۔ اور نوآبادیوں کی واپسی اور نازی جمعیت کے مقاصد کے حصول پر اصرار کرتے۔ اور تیسرے دن مسیو بلم فرانس کے نام پر روس کی حمایت جرمنی کی شکایت فرانس کی سیاسی حکمت عملی کی صراحت فرماتے ہیں۔ اور اس تمام وقت گزاری کے عرصہ میں غریب ابی سینیا کے خون ناحق کی طرح اب ہسپانیہ کا کچومر نکل رہا ہے۔ روسی فرانسیسی۔ اور متفرق انتہا پسند اشتراکی رضاکار ایک طرف حکومت ہسپانیہ کے ساتھ ہو کر اور جرمن۔ اٹالین آئرش رضاکار اور جنرل فرینکو کی ہسپانوی و عرب افواج دوسری طرف سپین کی اینٹ سے اینٹ بجا رہے ہیں حکومت اپنے دار الحکومت سے باہر ہے اور دار الحکومت پر گزشتہ ۱۰۔ ہفتوں میں ۱۳۱۔ ہوائی حملے ہو کر اسکی آبادی بربادی میں تبدیل ہو چکی ہے۔ اٹلی بحیرہ ابیض متوسط کے جزیرہ میجورکا پر قابض ہے۔ جرمنی مورا کو اور جزیرہ نما آئبیریا میں قدم جما رہا ہے۔ اور اٹلی سے بحیرہ روم کے کسی حصہ میں بالخصوص ایڈریاٹک میں ایک چھوٹا جزیرہ لے کر ہوائی جہازوں کی منزل کے بہانہ سے فضائی و بحری مرکز بنا رہا ہے۔ کئی روز سے ہسپانیہ کے میدان کارزار کی خبریں بند ہیں۔ جو زیادہ خونریزی سخت مشوش حالات کی خبر کا پیش خیمہ ہے۔ ان حالات کے مدنظر کہا جا سکتا ہے۔ کہ یورپ کی موجودہ حالت خطرناک تباہ کاریوں اور بربادیوں کے قریب ہے۔ یورپ کی ظاہری صحت کی مانند عارضی افاقہ ہے۔ سیاسی بیماری مرض الموت بنکر ہر وقت ہلاکت کے سونہہ میں یورپ کا لذیذ نرم نوالہ دینے کے لئے تیار ہے۔

(۳)

برطانوی ہندوستان جہاں انتخاب کی خانہ جنگی میں مصروف ہے۔ وہاں ریاستوں کے سمجھدار فرقہ کو احساس ہو رہا ہے۔ کہ فیڈریشن ان کے لئے مشکلات کا باعث ہوگی۔ ڈاؤننگ سٹریٹ ان کو قطعاً قصر بکنگھم سے براہ راست وابستہ نہیں ہونے دے گا۔ برطانوی پبلک جسے آج تک "پگڑی والے راجہ" کی دولت کے سوا اس کے گھر کے حالات کا علم نہیں۔ دیر تک اصل حقیقت سے بے خبر نہیں رہ سکتی حکومت کا اولین فرض رعایا کے لئے انصاف ہوتا ہے۔ اور انصاف ہندوستانی ریاستوں کے ایک بڑے حصہ میں اب تک کہیں بے دردسنگھ۔ کہیں ظالم خاں اور کسی جگہ جفارام کے ہاتھوں مظلوم اسیر کی طرح خود نشانہ جور و ستم ہے۔ انگریز ریذیڈنٹ۔ ایڈمنسٹریٹر یا ایجنٹ سب کچھ جانتے ہوئے آنکھیں بند کر رہے ہیں۔ اور کہیں ذاتی مفاد کو سامنے رکھ کر اور کہیں آزاد ہندوستان کے مقابل اسیر ہندوستان سے کام لینے کی نامسعود کوشش کے خیال سے استبداد کی قوتوں کے مقابل خاموش ہیں۔ ریاستی رعایا کے حقوق کی محافظت کا بانگ دہل دعوےٰ کرنے والی جماعتیں ہندو مسلم سوال کے خوف سے یا قابو یافتہ لوگوں کی سنہری روپہلی پیشکشوں سے متاثر ہو کر مظلوم کی حمایت کے لئے حرکت کرنے کو تیار ہیں۔ بعض ریاستوں میں اب تک قانون کی بجائے "منوسمرتی" کا راج ہے۔ انگریز افسر محض آل رائٹ اور قانون سے ناآشنا ہے وکلاء کو بحث یا ریاست میں پریکٹس کی اجازت نہیں۔ اور بعض جگہ حکومت صرف ایک امیر اور اس کے خاندان کا حصہ ہو رہی ہے تمام ذمہ وار اسامیوں پر اس کے عزیز متعین ہیں نہ کوئی پوچھنے والا ہے۔ نہ کسی کا خوف۔ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ انتہائی لاپروائی کا شکار ہے۔ جو والیانِ ریاست ان کی رعایا۔ اور موجودہ قابو یافتہ امراء کے لئے خود سخت مضر ہے۔ اس ڈھیل کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ یکدم تمام ریاستوں میں برطانوی حکام نامزد کر دیئے جائیں گے۔ پس وقت ہے کہ حکومت کے نشہ سے سرشار ریاستی امراء و عمال خدا سے ڈر جائیں۔

اہم ہندوستانی معاملات

بلاٹکٹ سفر کرنیوالے مسافرین کے متعلق مسودہ قانون

ہندوستان میں ریلوں کے ذریعہ بلاٹکٹ سفر کرنے والے مسافرین کی وجہ سے محکمہ ریلوے کو ہر سال کئی لاکھ روپے کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ٹکٹ کے بغیر سفر کرنے والے تمام کے تمام مسافرین بددیانت نہیں ہوتے۔ اور نہ ریلوے کو اس ذریعہ سے نقصان پہنچانا سب کے مدنظر ہوتا ہے۔ بلکہ بعض مجبور کن حالات کے ماتحت بعض اوقات انہیں بلاٹکٹ سفر کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ اور بیشتر لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو حقیقت میں بددیانت ہوتے ہیں۔ اور ریلوے کو نقصان پہنچانے کی خاطر بغیر ٹکٹ سفر کرتے ہیں۔ لہٰذا جہاں ایسے لوگوں کے لئے سخت تادیبی کارروائی ضروری ہے۔ وہاں دیانتدار مسافروں کو جو غلطی یا سوئے اتفاق سے ٹکٹ کے بغیر سفر کرنے کے مرتکب ہوں مستثنےٰ رکھنا بھی ضروری ہے۔

یہ امر نہایت اطمینان کا موجب ہے۔ کہ اس مسودہ قانون میں جو بلاٹکٹ سفر کرنے والے مسافروں کا سدباب کرنے کے لئے اسمبلی میں پیش ہوا ہے۔ اس امر کا پورا پورا انتظام کیا گیا ہے۔ چنانچہ ۲ رفروری کو اسمبلی کے اجلاس میں مسودہ قانون کو مجلس منتخبہ کے سپرد کئے جانے کی تحریک پیش کرتے ہوئے آنریبل کامرس اینڈ ریلویز ممبر نے جو تقریر کی ان میں آپ نے ہاؤس کو اطمینان دلایا۔ کہ گذشتہ اجلاس اسمبلی کی بحث کے دوران میں اس بل پر جو اعتراضات کئے گئے تھے۔ ان پر پورا پورا غور وخوض کیا جائیگا۔ اور جن تحفظات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ انہیں بل میں شامل کر دیا جائیگا۔ موجودہ بحث کے دوران میں بعض ارکان نے جن خدشات کا ذکر کیا۔ اور مسودہ قانون پر جو نکتہ چینی کی۔ اس کے متعلق بھی آنریبل ممبر نے پوری وضاحت کرتے ہوئے ان تمام خدشات کا ازالہ کر دیا۔ جو دیانتدار یا بددیانت مسافرین کے درمیان عدم امتیاز کے متعلق پیدا ہو سکتے تھے۔ چنانچہ آپ نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ اکثر نکتہ چینی غلط اطلاعات پر مبنی ہے۔ کیونکہ وہ اطلاعات ایسے مسافروں سے متعلق ہیں۔ جو غلطی یا سوئے اتفاق سے ٹکٹ کے بغیر سفر کرنے کے مرتکب ہوئے ہیں۔ آپ نے اطمینان دلایا۔ کہ جو لوگ بحالت مجبوری بلاٹکٹ سفر کرنے کی اطلاع پہلے دے دینگے۔ یا جو لوگ مطالبہ پر کرایہ ادا کر دینگے ان کے خلاف تعزیری اقدام نہیں کیا جائیگا۔ آخر میں آپ نے کہا۔ کہ مسودہ قانون کو مجلس منتخبہ کے سپرد کئے جانے کا مقصد یہ ہے۔ کہ اگر اس میں کسی سختی کا امکان ہو۔ تو اسے دور کر دیا جائے۔

ریاست ٹراونکور کی مسلم کُش پالیسی

کچھ عرصہ ہوا۔ دربار ٹراونکور نے حکم جاری کیا تھا۔ کہ ریاست کے مسلمان طلبا کو نصف فیس کی معافی کی جو رعایت دی جاتی ہے۔ آئندہ اُسے بند کر دیا جائے۔ ریاست میں مسلمانوں کی نہایت پست تعلیمی حالت کے پیش نظر ضروری تھا۔ کہ مسلم طلبا کو تعلیمی ترقی کے لئے مزید سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ لیکن کس قدر رنجدہ بات ہے۔ کہ انہیں ایک ایسی رعایت سے بھی محروم کر دیا گیا ہے۔ جو پہلے حاصل تھی۔ یہی نہیں بلکہ تعلیمی مشاورتی کمیٹی نے دربار سے یہ سفارش بھی کی ہے۔ کہ مسلم طلبا میں سے کسی ایک کو بھی وظیفہ نہ دیا جائے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ٹراونکور کی مسلمان رعایا کو اس کے ایک جائز حق سے کیوں محروم رکھا جا رہا ہے۔ جبکہ دوسری اقوام کے لوگوں کو تمام تعلیمی تسہیلات حاصل ہیں۔ اس طریق عمل کا سوائے اس کے کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ ریاست کے مسلمانوں کو جو تعلیمی لحاظ سے پہلے ہی پس ماندہ ہیں۔ جہالت کے تاریک گڑھے میں پڑا رہنے دیا جائے۔

مصری وفد ہندوستان میں

اچھوتوں کو مسلمان بنانے کے لئے مصر کے جامعہ ازہر کے جس وفد کے ہندوستان آنے کا شہرہ تھا۔ چند ماہ سے آچکا ہے۔ اور مختلف شہروں کا دورہ کر رہا ہے۔ مگر تبلیغ اسلام کے متعلق ایک لفظ بھی کسی موقعہ پر اس کے ارکان میں سے کسی کے منہ سے نہیں نکلا۔ ان حالات میں بے شک ان لوگوں کو تو بہت مایوسی کا سامنا ہوا ہوگا۔ جن کا خیال تھا۔ کہ جامعہ ازہر کے علماء کا وفد سرزمین ہند پر قدم رکھتے ہی غیر مسلموں اور خاص کر اچھوتوں کو دھڑا دھڑ مسلمان کرنا شروع کریگا لیکن ہمیں تعجب کبھی نہیں۔ اور ہم نے تو وفد کے آنے سے قبل ہی لکھ دیا تھا۔ کہ جو لوگ اپنے ملک میں حکمران ہونے کے باوجود آج تک تبلیغ اسلام اور اشاعت اسلام کا کوئی شعبہ مقرر نہیں کر سکے۔ اور اپنے ہاں کے غیر مسلموں کو دعوت اسلام دینے کی جرأت نہیں رکھتے۔ ان سے یہ توقع قطعاً فضول ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں آکر اشاعت اسلام کا کارنامہ سرانجام دے سکیں گے۔

بنگال کی مُسلم سیاسی پارٹیوں میں اتحاد کی ضرورت

مسلمانان بنگال کی مختلف سیاسی پارٹیوں نے موجودہ انتخابات میں جو پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس کی نوعیت منظر عام پر آگئی ہے۔ چنانچہ کلکتہ کے مسلم انگریزی اخبار "سٹار آف انڈیا" کی اطلاع کے مطابق بنگال لیجسلیٹو اسمبلی میں مسلم لیگ کے ۵۳ امیدوار پرجا پارٹی کے ۲۵ کسان سبھا کے ۶ اور ۳۸ انڈیپنڈنٹ امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ گویا آئندہ بنگال اسمبلی کی کل ۲۵۰ نشستوں میں مسلمان ارکان کی کل تعداد ۱۲۲ ہوگی۔ ۱۱۹ نشستیں فرقہ دارفیصلہ کی بنا پر انہیں حاصل ہیں۔ اور ۴۸ مخلوط نشستوں میں سے وہ صرف تین پر قبضہ کر سکے ہیں۔ مسلمانان صوبہ کے بہترین مفاد کے پیش نظر اگرچہ انتخابات سے قبل ہی تمام مسلم پارٹیوں کا متحدہ طور پر میدان انتخابات میں قدم رکھنا ضروری تھا۔ لیکن چونکہ وہ موقع اب ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ اس لئے اس وقت سب سے زیادہ اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ تمام پارٹیاں اپنے تمام اختلافات کو مٹا کر باہم متحد ہو جائیں۔ کیونکہ عدم اتحاد کی صورت میں ان میں سے کوئی ایک پارٹی بھی بذات خود اسمبلی میں کوئی مستقل حیثیت قائم نہیں کر سکیگی۔ اور اس صورت میں صوبہ کے مسلمانوں کی سیاسی پوزیشن سخت خطرہ میں پڑ جائے گی۔ لہٰذا بنگال میں مسلمانوں کی بہتری وبہبودی کی اس وقت ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ تمام پارٹیاں باہم متحد ہو جائیں اس طرح اتحاد باہمی اور اشتراک عمل سے ان کی تمام قوت یکجا ہو جائے گی۔ اور اسمبلی میں انہیں ایک ایسی مضبوط پوزیشن حاصل ہو جائیگی۔ جسے تمام غیر مسلم پارٹیاں متحدہ طور پر بھی نظر انداز نہیں کر سکیں گی۔

خوشی کی بات ہے کہ پرجا پارٹی کے لیڈر مسٹر فضل الحق نے پرجا پارٹی کی طرف سے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ قومی وملکی مفاد کے پیشِ نظر مسلمانوں کی دوسری پارٹیوں سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ کسان سبھا کے کامیاب ارکان اور انڈیپنڈنٹ ممبران کو بھی چاہیئے کہ وہ مسلمانان صوبہ کی بہتری وبہبودی کی خاطر اسمبلی میں ایک متحدہ مفاد قائم کرنے کے لئے دست تعاون بڑھائیں۔

مسلمان ہر پہلو سے اصلاح کے محتاج ہیں

"موجودہ زمانہ میں نبی کی ضرورت" پر دوسری جگہ جو مضمون درج کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ذیل کے مضمون کا مطالعہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ جو جمعیتہ علماء ہند کے واحد ترجمان "اخبار" الجمعیتہ" نے مقالہ افتتاحیہ کے طور پر ۵ فروری ۱۹۳۷ء کے پرچہ میں شائع کیا ہے۔ اور جس میں نہایت صفائی کے ساتھ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ دیگر اقوام اگر مذہبی لحاظ سے قابل اصلاح ہیں۔ تو مسلمان ہر پہلو سے اصلاح کے محتاج ہیں نہ ان کے عقائد کے درست ہیں۔ نہ سیاسیات میں ان کو کوئی وقعت حاصل ہے۔ نہ عقل و فکر میں کوئی امتیاز رکھتے ہیں۔ نہ اقتصادیات کے لحاظ سے ان میں کوئی خوبی ہے۔ غرض ان کی رگ رگ میں خرابیوں کے جراثیم دوڑ رہے ہیں۔ "الجمعیتہ" نے اپنا مضمون یہ آیت لکھ کر شروع کیا ہے۔ کہ ثم انصرفوا صرف اللّٰہ قلوبھم بانھم قوم لا یفقھون۔ اور اس کا ترجمہ یہ دیا ہے۔ "پھر وہ صحیح راستہ سے ہٹ گئے۔ اور خدا نے بھی ان کے دلوں کو پھیر دیا۔ کیونکہ وہ غور و فکر سے کام نہیں لیتے" فی الواقعہ مسلمان اس آیت کے پورے پورے مصداق بن چکے ہیں۔ اور جب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کوئی مصلح بھی مبعوث کرے۔ لیکن افسوس اس نہایت اہم اور ضروری پہلو کے متعلق غور و فکر کرنے سے مسلمانوں کو اسی عجوبہ پرستی نے روک رکھا ہے۔ جس کا ذکر کسی قدر تفصیل کے ساتھ "الجمعیتہ" نے خود کیا ہے۔ وہ یہ تو مانتے ہیں کہ روحانی مصلح کی اشد ترین ضرورت ہے۔ اور اسے آنا چاہیئے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ ابتدائے آفرینش سے لے کر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جس طرح روحانی مصلح مبعوث ہوتے رہے۔ اس طرح اگر کوئی آئے۔ تو ہم ماننے کے لئے تیار نہیں۔ ہم تو اسے مانیں گے۔ جو آسمان سے اتریگا۔ جو اسے نہ مانیں گے ان کو تلوار کے گھاٹ اتار دے گا۔ لوگوں میں اس قدر مال و دولت تقسیم کریگا۔ کہ کوئی لینے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ اور یہ اس زمانہ میں ہوگا۔ جب کہ ایک عجیب و غریب گدھا نمودار ہوگا۔ اور گدھے پر ایک ایسی مخلوق سوار ہوگی۔ جس کے قبضہ میں بہشت و دوزخ ہوگا۔ وہ جسے چاہے گی بہشت میں داخل کر دے گی۔ اور جسے چاہے گی دوزخ میں

یہ وہ عجوبہ پرستیاں ہیں۔ جو علماء نے عوام میں پیدا کیں۔ اور انہی کی وجہ سے وہ روز بروز ضلالت اور گمراہی نکبت اور مسکنت میں بڑھتے جاتے ہیں۔ اور مصلح ربانی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ بہرحال "الجمعیتہ" کا مضمون ہر سمجھدار اور ہوشمند انسان کو بہت کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ مذہب کے معاملہ میں عجوبہ پرستیوں سے نکل کر حقائق کی طرف آئے۔

مسلمانوں میں اصلاح کی جس قدر ضرورت ہے۔ اس کے اظہار و بیان کی ضرورت نہیں ہے۔ آئے دن اخبارات اور رسائل میں مسلمانان ہند کی بنیادی کمزوریوں کو دور کرنے اور ان کو علم و عمل کی شاہراہ پر چلانے کی ضرورت پر بحث کی جاتی ہے۔ اور قوم کو ان تدابیر سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ جن پر ان کی مذہبی اور سیاسی زندگی کا انحصار ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آج کی صحبت میں ہم بھی اس

بحث میں کچھ حصہ لیں اور اپنی صوابدید کے مطابق ان امور کی وضاحت کریں۔ جن کے فقدان سے آج ہندوستان کا مسلم عنصر دیگر ترقی یافتہ اقوام سے بہت پیچھے اور علم و عمل کی روح سے خالی ہے۔ اگرچہ یہ بحث اپنی فرسودگی کے باعث اس قابل نہیں ہے کہ مسلمانان ہند کو اس کی طرف خاص توجہ دلائی جائے۔ اور جدت کے بغیر ان سے کسی قسم کی اپیل کی جائے۔ مگر اس کا کیا علاج کہ اسی فرسودہ بحث میں

صداقت کا نور جھلکتا ہے۔ اور اس پر روشنی ڈالے بغیر تعمیر اور نتائج عناصر کا کوئی نقشہ تیار نہیں ہو سکتا۔ ہم انتہائی معذرت کے ساتھ ناظرین کرام سے التماس کرینگے کہ وہ اس فرسودہ اور خشک مضمون کو طبیعت پر زور ڈال کر نہ صرف ملاحظہ ہی فرمائیں بلکہ اس پر غور کرنے کے لئے فرصت کے چند لمحات بھی وقف فرمائیں اور اپنی اپنی جگہ سوچیں کہ اس عام جمود مسلمانوں کے تن نیم جان میں حرکت و عمل کی روح کس طرح پیدا کی جا سکتی ہے۔

مسلمانوں کی ذہنی سطح

ہمارا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ اپنی غلطیوں اور کمزوریوں کا علی الاعلان اقرار کریں۔ کیونکہ توبہ اور انابت یا اصلاح حال کی پہلی شرط غلطیوں پر ندامت اور جرم کا احساس و اقرار ہی ہے۔ اس سلسلہ میں ہمیں اسلاف کے کارناموں پر نظر کر کے قلب کو مطمئن نہ کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ آج ہماری بدبختیوں میں سے ایک بدبختی یہ بھی ہے کہ کرتے کچھ نہیں اور منفعل ہونے کے بجائے اسلاف کے کارناموں پر نظر کر کے ضمیر کو دھوکہ میں مبتلا کر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جو کچھ کرنا تھا پہلے بزرگ کر گئے ہم تو صرف اس لئے پیدا ہوئے ہیں کہ ان کے کارناموں پر فخر کریں اور ان کے جہاد و عمل کو اپنی بے عملی کے لئے کفارہ تصور کرتے رہیں

(۱) مسلمانوں کی مذہبی، سیاسی، معاشرتی اور سیاسی اصلاح کے لئے سب سے اہم چیز یہ ہے۔ کہ ان کی ذہنی سطح بلند کی جائے اور ان کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ سچائی کو سچائی میں تلاش کریں اور اپنے اندر فکری استعداد کو اس طرح نشوونما دیں کہ ریا و نمود اور عجوبہ پرستی کا کوئی حربہ ان پر کارگر نہ ہو سکے۔ مسلمان جو کبھی حقائق کی مجسم تصویر تھے اور جن کی

فطرت میں اجتہادی اور فکری قوتیں درخشاں تھیں وہ آج اس قدر خفیف العقل اور عجائب پرست بن گئے ہیں کہ اس کا ادراک کر کے اسلامی شرافت اور مسلم کی طبع سلیم کو سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ مسلمان اسلام کا نام لیوا ہیں مگر یہی اسلام ان کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے عدم تدبر اور عدم تفقہ کو کفر کی خصوصیت بتاتا ہے۔ اور صریح الاعتقادیوں اور اوہام پرستیوں کو انسان کی روحانی اور ذہنی ترقی کے لئے سم قاتل قرار دیتا ہے مگر آج دیکھو مسلمانوں کی عام طبیعت کس طرف مائل ہے اور ان کی ذہنی سطح کس قدر پست ہو چکی ہے۔

اسلام کے ساتھ ظلم عظیم

دور جانے کی ضرورت نہیں آپ اپنے نفس کا احتساب کیجئے اور اپنے ماحول پر نظر ڈال کر عام مسلمانوں کے طبائع کو جانچئے کہ ان کو حقائق سے سچائی سے اور قدرت کے صحیح اصولوں سے کس قدر بعد ہو گیا ہے ایک مسلمان جب کسی کی زبان سے ہرنی کا قصہ سنتا ہے۔ یا اس کو بتایا جاتا ہے کہ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ مبارک زمین پر نہیں پڑتا تھا۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے آفتاب کو واپس بلا لیا گیا تھا۔ تاکہ وہ عصر کی نماز ادا کر سکیں تو ان واقعات سے وہ بہت ہی متاثر ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ اول تو ان واقعات پر عجائب و غرائب کا غازہ ملا ہوا ہے۔ اور چونکہ مسلمان حقائق سے دور ہو چکے ہیں اور وہ سچائی کو سچائی میں نہیں بلکہ عجوبہ اور فہم سے بالا امور میں تلاش کرنے کے عادی ہو گئے ہیں اس لئے وہ آسانی سے آمنا و صدقنا کی صدا بلند کر دیتے ہیں اور دوسرے اس لئے کہ جب کوئی قوم عمل سے تہی دامن ہو جاتی ہے اور دست غیب کی منتظر رہتی ہے تو وہ

عجائب و غرائب سے بہت زیادہ محظوظ ہوتی ہے۔ اس لئے مسلمان بھی عموماً ان کہانیوں پر فدا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں عمل و ہدایت کا کوئی پیغام نہیں ہوتا۔ اور جان و مال کی کسی قربانی کا ان کے ذریعہ مطالبہ نہیں کیا جاتا۔

اس کے مقابلہ میں اگر مسلمانوں کے سامنے حقائق پیش کئے جائیں اور ان کو بتایا جائے کہ عروج و زوال کے طبعی قوانین کیا ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کی ترقی کے اسباب کیا تھے اور خدا تعالےٰ کی نصرت کے لئے انہوں نے اپنے آپ کو کس طرح مستحق بنا لیا تھا۔ یا یہ کہ اسلام نے زندگی کے اصول کیا مقرر کئے ہیں۔ قرآن کی حقیقی روح کیا ہے۔ داعی اسلام علیہ السّلام کی نبوت و رسالت کے دلائل کیا ہیں۔ اور قرآن حکیم نے عبادت و ریاضت کا عمل و جہاد کا مقصد کیا قرار دیا ہے۔ تو پھر دیکھئے کہ یہی مسلمان جو ہرنی کا قصہ سنکر وجد میں آ جاتے ہیں۔ ان حقائق کو سمجھنے سے کس طرح اپنی معذرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ایسے "مولوی" کی نسبت ان کی عام رائے کیا ہوتی ہے۔

مُسلم ذہنیت پر عجائب پرستی کا اثر

مسلمانوں کی عام ذہنی پستی ہی کا یہ اثر ہے۔ کہ مذہب سے گذر کر بھی ہر معاملہ میں وہ اسی کا اظہار کرتے ہیں۔ مذہب کے غلط نمائندوں نے ان کے اندر ذہن کی یہ کیفیت پیدا کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ زندگی کا ہر شعبہ اس سے متأثر ہو گیا۔ اب حالت یہ ہے۔ کہ نہ سیاسیات میں مسلمان اپنے گہرے تدبر کا ثبوت دیتے ہیں۔ نہ اقتصادی اور اخلاقی اصولوں کے سامنے اتجویہ نمائیوں سے صرف نظر کر کے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ بلکہ ایسے لوگوں کو تلاش کرینگے۔ جو جھوٹے اور لغو قصے معجزانہ رنگ میں پیش کر کے حقائق کی گردن مروڑنے کے عادی ہیں۔ وہ ایسے شخص کو عالم اکمل اور فاضل بے بدل تصور کرینگے۔ جو کام کی ایک بات نہ بتائے اور عمل کا کوئی پیغام نہ دے بلکہ بے سروپا اور مولود یانہ روایات سنا کر مسلمانوں کی قوت اجتہاد پر ڈاکہ ڈالے۔ اور ان کی قوت فکر کو مسخ کر کے عجائب پرستی کے میدان میں خوش گپیوں کے لئے چھوڑ دے۔

یہ واقعہ ہے کہ جس قوم کے سامنے عمل و جہاد کا کوئی پروگرام نہیں ہوتا۔ اور غور و فکر کی قوتوں سے وہ کوئی کام نہیں لیتی تو اس میں دماغی عیاشیوں کی ایک خوفناک روح پیدا ہو جاتی ہے۔ تاکہ عمل سے بھی کوئی سروکار نہ رہے۔ اور طبیعت بھی بہلتی رہے اور ضمیر کو دھوکہ دیکر اطمینان کا سانس بھی لے لیا جائے۔

بے عملی کے خوشکن مظاہرے

آخر مسلمانوں میں سینما بازی کا سب سے زیادہ شوق کیوں ہے؟ دنیا کے ہر کھیل کود کے یہی ٹھیکیدار کیوں بن گئے ہیں؟ عیش پرستیوں کے لئے اسراف کی عادت نے ان ہی کی گردن کیوں دبائی ہے؟ آٹھ دن میں ان کے نو تہوار یا نو میلے کیوں ہوتے ہیں؟ برسات میں چند بوندیں پڑیں اور یہ گھر سے اسراف و نمائش اور عیش پرستیوں کے لئے نکلے۔ آخر کیوں؟ حالانکہ اسی ہندوستان میں ان ہی کے پڑوس میں دیگر قومیں بھی بستی ہیں۔ ان کے بھی میلے ہوتے ہیں۔ وہ بھی آرام اور عزت سے زندگی گذارتے ہیں مگر ان میں نہ ریاکاری اور نمود ہے۔ نہ عیش پرستی اور لہو و لعب کی لت ہے۔ نہ وہ سینما اور تھیٹروں میں مجنوں بنے پھرتے ہیں۔ بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں وہ اس بات کا ثبوت مہیا کرتے ہیں۔ کہ دنیا میں صرف ان ہی کو زندہ رہنے کا حق حاصل ہے اور زندہ وہی رہے گا جو حرکت و عمل کا ثبوت دے گا۔ اور ظاہر ہے کہ وہاں اس کی کوئی کمی نہیں۔

ان سطور سے مقصد یہ ہے۔ کہ ہمارے مصلحین اور ملت کے دردمند حضرات اپنی سب سے پہلی فرصت میں مسلمانوں کو عجائب پرستی کے مہلک مرض سے نجات دلائیں۔ اور ان کی طبیعت و ضمیر کی اس نہج پر تشکیل کریں۔ کہ وہ سچائی کو اور حقائق کو سچائی اور حقیقت میں تلاش کرنے کے عادی ہو جائیں۔ جس کا اثر یہ ہوگا۔ کہ مسلمانوں کی ذہنی سطح بلند ہو جائے گی۔ اور اجتہاد فکر کی قوتیں جو عجائب پرستی کے انبار میں دب چکی ہیں۔ پھر ابھرنے لگیں گی۔ اور جب فہم و ادراک میں جلا پیدا ہوگی۔ اور ذہن کی سطح ہموار ہو جائیگی۔ تو پھر عمل کا ہر قدم سوچ سمجھکر اٹھایا جائیگا۔ اور اسی راستہ کو اختیار کیا جائیگا۔ جس کی صحت کا یقین بھی بصیرت کی روشنی میں ہو جائے گا۔ غرض عمل سے پہلے ذہن اور عقیدہ کی درستی و اصلاح کی ضرورت ہے۔ تاکہ اس بنیاد پر عمل کا جو قصر تعمیر ہو وہ خوبصورتی اور پائیداری میں لاجواب ہو۔

ضروری اعلان

ملک عزیز محمد خاں صاحب جن کی بابت اعلان ہوا ہے۔ وہ وکیل ڈیرہ غازی خاں میں ہیں۔

ناظر امور عامہ۔
(قادیان)

ایک ضروری اعلان

جن صاحب کو سلسلہ احمدیہ کی تحقیق کیلئے لٹریچر کی ضرورت ہو۔ وہ پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔ ان کو کتب رسائل اور اشتہار وغیرہ ارسال کئے جایا کرینگے۔ خاکسار۔ غلام حسین
موہنی ڈاکخانہ خانکی تحصیل وزیر آباد

پارلیمنٹ میں ہندوستان کے متعلق آرڈرز ان کونسل

نئی دہلی ۲ر فروری۔ آج برطانی پارلیمنٹ میں چھ آرڈرز۔ ان کونسل۔ پیش کئے گئے

پہلا آرڈر۔ ان کونسل ہائی کورٹوں میں ججوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد، ان کی تنخواہوں۔ الاؤنسوں۔ اور رخصت اور پنشن کے حقوق سے متعلق ہے۔ اس کا نفاذ یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے ہوگا۔ چیف جسٹس اور چیف جج یا جوڈیشنل کمشنر کے علاوہ مختلف صوبوں میں ججوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد حسب ذیل ہوگی۔

مدراس ۱۵، بمبئی ۱۳، کلکتہ ۱۹، الہ آباد ۱۳، لاہور ۱۵، پٹنہ ۱۱، ناگپور ۷، اودھ چیف کورٹ ۵، سندھ ۵۔ اور صوبہ سرحد ۲

دوسرا آرڈر۔ ان کونسل ہندوستان اور برما کے انتقالی انتظامات سے متعلق ہے۔ اس آرڈر کا مقصد یہ ہے کہ ۱۹۳۶ء کے آرڈر کے بعض انتظامات میں ترمیم کی جائے۔ اور بعض مشکلات کو دور کرنے کے لئے جدید انتظامات کئے جائیں

تیسرا آرڈر۔ ان کونسل باریک ٹائپ کے ۲۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور موجودہ ہندوستانی قوانین کو جدید آئین کے ماتحت پیدا شدہ حالات کے مطابق کرنے سے متعلق ہے۔ اس آرڈر میں قریباً ۹۵ قوانین کا ذکر ہے۔

چوتھے آرڈر۔ ان کونسل کے ذریعہ پارلیمنٹ کے موجودہ قوانین کو جدید آئین کے ماتحت پیدا شدہ حالات کے مطابق کیا گیا ہے۔

پانچواں آرڈر۔ ان کونسل علیحدگی کے بعد ہندوستان اور برما کے درمیان تجارت سے متعلق ہے۔ اس کا نفاذ علیحدگی برما کے بعد شروع ہوگا۔ اور تین سال تک جاری رہے گا۔ اگر فریقین میں سے کسی کی طرف سے پہلے نوٹس دیدیا گیا۔ تو ۱۲ ماہ تک نافذ رہے گا۔ اس آرڈر کی تیسری دفعہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ اگر ہندوستان نے جاپانی سوتی مال کی درآمد پر پابندی عاید کی۔ تو برما کی طرف سے بھی اسی قسم کا اقدام کیا جائیگا۔

چھٹا آرڈر۔ ان کونسل برما میں ہندوستانیوں کے داخلہ سے متعلق ہے۔ اس کا نفاذ بھی علیحدگی کے بعد سے شروع ہوگا۔ اور تین سال تک جاری رہے گا۔

ہندوستان کی تجارت درآمد و برآمد

لنڈن ۴ر فروری۔ کل دارالعوام میں لنکاشائر اور جاپان سے ہندوستان کی تجارت کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر ای۔ ایل۔ برگن نے کہا کہ نومبر ۱۹۳۶ء میں ختم ہونے والے گیارہ مہینوں میں برطانیہ سے ہندوستان میں ۳۳ کروڑ ۷۰ لاکھ گز کپڑا درآمد ہوا تھا جس کی قیمت ۴۵ لاکھ پونڈ تھی۔ اس اثنا میں جاپان سے ۳۴ کروڑ ۱۰ لاکھ گز کپڑا آ

حیرت انگیز
دوستوں کے شدید تقاضہ پر
رعایت
گو یہ رعایت اخیر دسمبر کو دی جا چکی ہے مگر دوستوں کے شدید تقاضہ پر کہ بوجہ بڑے دنوں کی تعطیلات کے ہم سفر پر تھے اور بروقت رعایت کا علم نہیں ہو سکا اسلئے براہ کرم ایک دفعہ پھر رعایت کا موقعہ دیا جائے۔ لہٰذا پبلک کے شدید مطالبہ پر ۱۰-۱۱-۱۲ فروری کو ایک دفعہ پھر یہ موقع دیا جاتا ہے اسلئے جو دوست ان تاریخوں پر اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈالینگے انہیں حسب ذیل ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی
Digitized by Khilafat Library Rabwah
موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے
حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں
تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہٰذا آپ کو بھی
یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئے
اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے
ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے
اکسیر اکبر
اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا
اکسیر لوابسیر
موتی دانت پوڈر
تریاق اعظم
رفیق زندگی
اکسیر معدہ
قبض کشا گولیاں
افیون چھڑاؤ گولیاں
اکسیر دمہ
اکسیر بچگاں
بال اڑانے کی خوشبودار دوائی
مچھر پروف
ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۴ر فروری - آج اسمبلی میں ڈاکٹر دیش مکھ کا مسودہ قانون تالیوں کی گونج کے درمیان منظور ہوگیا - اس بل کے ذریعہ ہندو بیواؤں کا حق وراثت تسلیم کر لیا گیا ہے -

بہاولپور ۴ر فروری - بعض اخبارات نے دربار بہاولپور کی طرف سے انگلستان سے قرض لینے کے متعلق گفت وشنید کرنے کی جو خبر شائع کی تھی - اس کی وزیر بہاولپور نے تردید کر دی ہے -

گورداسپور ۴ر فروری - مسٹر فیض الحسن (آلو مہاری) کو عدالت ماتحت سے ایک سال قید با مشقت کی سزا ہوئی ہے - اس کے خلاف اس نے جو اپیل کی - وہ نامنظور کر دی گئی ہے - اور اسے ملتان نیو سنٹرل جیل میں تبدیل کر دیا گیا ہے -

کلکتہ ۴ر فروری - کلکتہ میں سن کے تین کارخانوں کے مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے - اس وقت تک ۵ ہزار مزدور کام چھوڑ چکے ہیں - بطور احتیاط پولیس کا کافی انتظام کر دیا گیا ہے - آج صبح ہوڑہ مل کے دو سو کارکنوں نے ہڑتال کر دی -

لنڈن ۴ر فروری - مسٹر انٹونی ایڈن وزیر خارجہ نے اپنی تقریر میں ایک نئے معاہدہ لوکارنو کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے اس گفت وشنید کا ذکر کیا - جو اس سلسلہ میں ہو چکی ہے - اس معاہدہ میں جرمنی برطانیہ بلجیم فرانس اور اطالیہ شریک ہونگے - مسٹر ایڈن نے کہا - کہ حکومت برطانیہ نے متعلقہ حکومتوں سے متعدد معاملات کے متعلق استفسارات کئے تھے - لیکن ابھی ایک استفسار کا جواب صرف فرانس کی طرف سے موصول ہوا ہے - باقی حکومتیں خاموش ہیں -

طہران (بذریعہ ڈاک) بغداد سے واپس آتے ہوئے وزیر جنگ افغانستان نے طہران میں کافی دیر تک قیام کیا - اور فوجی اور ہوائی انتظامات کا معائنہ کیا -

بمبئی ۴ر فروری - آل انڈیا کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے مرکزی دفتر کو صوبہ کانگرس کمیٹی اڑیسہ کے سیکرٹری کا برقیہ موصول ہوا ہے - کہ کانگرس نے اڑیسہ اسمبلی کی ۳۶ نشستوں پر قبضہ کر لیا ہے

استنبول ۴ر فروری - ترکی کے بحری بیڑہ نے ایک برطانوی جہاز کو جو گملا سنگو سے آرہا تھا - اس کے خلاف یہ الزام ہے کہ اس نے ایک ترکی تجارتی کشتی کو دردانیال کے قریب غرق کر دیا ہے - اس تجارتی کشتی میں ۲۶ آدمی بھی تھے -

شنگھائی ۴ر فروری - چین کے انتہا پسند اشتراکیوں نے جو مارشل چیانگ سو لیانگ کے حامی ہیں - سیانفو پر قبضہ کر لیا ہے - اور سرکاری فوجوں کو شہر میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے شہر کے دروازے بند کر دیتے ہیں - باغیوں کا مطالبہ ہے - کہ مارشل مذکور کو رہا کر دیا جائے - جو اس وقت نانکن میں نظر بندی کے دن گزار رہا ہے -

لنڈن ۴ر فروری - ایک اطلاع مظہر ہے - کہ یورپ کے نواحی سمندر میں برطانوی جہاز "رائل آرک" پر ہسپانوی حکومت کے تین طیاروں نے تین چھوٹے چھوٹے بم پھینکے - کہا جاتا ہے - کہ حکومت ہسپانیہ کے طیاروں نے برطانوی جہاز کو باغیوں کا جہاز خیال کیا - حکومت برطانیہ نے برطانوی قونصل جنرل مقیم ویلنشیا کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس واقعہ کے خلاف زبردست احتجاج کریں - تاکہ اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہ ہو -

طہران ۴ر فروری - ترکی اور ایران کے درمیان ایک سڑک کی تعمیر عنقریب شروع ہو جائے گی - اس مقصد کے لئے ترکوں کا وفد طہران آیا ہوا ہے - تبریز میں اس غرض کے لئے سیمنٹ کا کارخانہ کھول دیا گیا ہے - جس سے روزانہ تین سو ٹن سیمنٹ برآمد ہوتا ہے

ملتان ۴ر فروری - ایک اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ میاں چنوں میں ایک آٹے اور کپاس کے کارخانہ میں آگ لگ گئی جس سے تمام عمارت میں شعلے بھڑک اٹھے - آگ بجھانے کا کوئی فوری انتظام نہ ہو سکا - ہزاروں روپے کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے - کہا جاتا ہے - کہ دو ہزار من کپاس جل گئی ہے -

نئی دہلی ۴ر فروری - آفریدیوں نے درہ خیبر کے ایک حصہ پر اپنی چوکیاں قائم کر دی ہیں - حکومت کے ساتھ سمجھوتہ کی بنا پر وہ قبل ازیں اپنی چوکیاں ہٹا لینے پر آمادہ ہو گئے تھے - لیکن اب وہ منحرف ہو گئے ہیں - اور انہوں نے چوکیوں پر پہرہ داروں کی فوج بھی بڑھا دی ہے -

پٹنہ ۴ر فروری - ایک اطلاع مظہر ہے کہ بہار اسمبلی کے لئے پٹنہ شہر کے عورتوں کے حلقہ انتخاب سے لیڈی امام کامیاب ہو گئی ہیں -

الہ آباد ۳ر فروری - چونکہ لیجسلیٹو اسمبلی کے مختلف امیدواروں کے درمیان زبردست جوش وخروش پیدا ہو رہا ہے - اس لئے نقض امن کے خطرہ کے پیش نظر اس جگہ آج سے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے - جس کی رو سے لاٹھیاں آتشیں اسلحہ چاقو اور دیگر ہتھیار لے کر نکلنے کی ممانعت کر دی ہے -

پٹنہ ۳ر فروری - احرار پارٹی کے لیڈر مولوی محمد شفیع داؤدی کو بہار کے حاجی پورہ کے دیہاتی مسلم حلقہ انتخاب میں مولوی بدر الحسن ایم ایل اے نے شکست دی -

برلن ۲ر فروری - یہودیوں کے خلاف ہٹلر کی پالیسی کے ایک زبردست حامی نے برلن میں تین آدمیوں کو جاتے دیکھ کر انہیں "ناپاک یہودی" کہہ کر پکارا - یہ شخص غیر ملکیوں کی توہین کرنے کے الزام میں کل ہی پانچ ماہ کی قید سے رہا ہو کر آیا تھا - جن آدمیوں کے خلاف اس نے آوازہ کسا تھا - ان میں ایک عراقی سفارت کے سیکرٹری اور دو ترکی ہیں -

لنڈن ۴ر فروری - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ مزید اطالوی والنٹیر ہسپانیہ میں داخل ہو گئے ہیں -

لنڈن ۴ر فروری - پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں کہا گیا - کہ گذشتہ سال جنگی تیاریوں پر برطانوی حکومت نے ۱۳ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ صرف کئے -

کٹک ۴ر فروری - معلوم ہوا ہے کہ گورنر اڑیسہ فروری کے آخیر میں کانگرس پارٹی کو وزارت مرتب کرنے کے لئے دعوت دیں گے - اگرچہ عہدوں کو قبول کرنے کے متعلق منتخب شدہ کانگرسی ارکان میں اختلاف رائے ہے - لیکن محسوس کیا جاتا ہے - کہ اس مسئلہ میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے فیصلہ کی پیروی کی جائے گی -

برلن ۴ر فروری - وزارت محصولات کا ایک اعلان مظہر ہے - کہ گذشتہ سال میں ہٹلر نے شادی الاؤنس دے کر ملک میں ۵ لاکھ شادیاں کرائیں -

دہلی ۴ر فروری جبل پور سے ایک دلچسپ خبر موصول ہوئی ہے - کہ گورنمنٹ صوبجات متوسط نے غلطی سے حلف آزادی کو ممنوع قرار دینے کے اعلان کے ساتھ ممنوعہ حلف بھی شائع کر دی کانگرسیوں نے اس غلطی سے فائدہ اٹھا کر ایک بھرے جلسہ میں گزٹ میں سے ممنوعہ حلف کو پڑھ دیا - اور کہا - کہ گورنمنٹ نے اسے ضبط کیا ہے -

پٹنہ ۴ر فروری - بہار لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخابات کا نتیجہ مکمل ہو گیا ہے - بہار اسمبلی میں کل ۱۵۲ نشستیں ہیں مختلف پارٹیوں کی پوزیشن کے متعلق اعداد وشمار حسب ذیل ہیں - کانگرس ۹۵ - مسلم آزاد پارٹی ۱۵ - مسلم یونٹی پارٹی ۷ - احرار ۳ - انڈیپنڈنٹ ۲۴ - یورپین ۴ - آئین پسند ۲ - اینگلو انڈین ۱ - ہندوستانی عیسائی ۱ - وفادار ۱

انگورہ ۴ر فروری - ایک اطلاع مظہر ہے - کہ جنرل گورنگ آئندہ ماہ میں انگورہ آئینگے - اس دورہ کا مقصد ابھی تک پردہ راز میں ہے - مگر عام خیال یہ ہے - کہ ترکی اور جرمنی کے آئندہ تعلق کی بابت وہ کمال پاشا اور وزراء ترکیہ سے تبادلہ خیالات کریں گے -

امرتسر ۴ر فروری - گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے ۹ پائی سے ۳ روپے ۶ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی